سرمایہ یقیناً اس اہل ہے کہ یہ ہمارے حال اور مستقبل پر اثر انداز ہو سکے۔ پاکستان کی تشکیل کے بعد یہاں شعروادب کو ایک نئے تناظر میں دیکھنے، سمجھنے اور پرکھنے کے معیارات مرتب ہوئے ہیں۔ تصوف ہماری تہذیبی زندگی کا ایک اہم رُخ ہے۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی تھی کہ پاکستانی اردو غزل میں صوفیانہ جہات کے تمام رُخوں کا احاطہ کیا جائے بطور خاص اس کے مفید اور مثبت پہلو اجاگر کئے جائیں۔ ساتھ ساتھ اس دوران میں تصوف کے ذریعے ابھرنے والے منفی رجحانات کو پیش کر کے ان کی بیخ کنی کی جائے۔ تصوف کی اہمیت اپنی جگہ مسلّم ہے اور شارحین اور ناقدین کی حد تک اتنا کام ضرور ہوا ہے کہ انھوں نے مشہور شعرا کے اشعار کو بطور مثال پیش کر دیا ہے یا ان کے متصوفانہ اشعار کی شرح کر دی گئی ہے۔ اس صورت حال میں یہ ضروری تھا کہ اس موضوع کا کوئی فکری اور فنی مطالعہ کیا جائے۔ زیرِ نظر مقالہ بعنوان ''پاکستانی اردو غزل میں صوفیانہ جہتیں'' میں میں نے نقد و نظر کے معیارات کو سامنے رکھ کر موضوع کا احاطہ کرنے کی حتی الوسع کوشش کی ہے۔

عموماً جب ہم کسی شاعر کا مجموعی مطالعہ کرتے ہیں تو اس کی شخصیت اور فن کے بہت سے پہلو اس کے اشعار کے ذریعے اجاگر کرتے ہیں لیکن اس کا محاکمہ اتنا مختصر ہوتا ہے کہ کوئی واضح نتیجہ سامنے نہیں آپاتا۔ راقمہ نے زیرِ نظر مقالے میں صوفیانہ افکار و نظریات کے زیر اثر وسیع تناظر میں شعرا کا مطالعہ کیا ہے جس کے بعض فکر انگیز نتائج برآمد ہونے کی توقع ہے۔ تصوف کی علامتیں، رموز، اسالیب کے پیمانے اور پیرائے ان سب کا جداگانہ مطالعہ بے حد ضروری ہے مگر افسوس یہ ہے کہ ہم نے نہ تو ان علامتوں پر توجہ دی ہے اور نہ جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ان علامتوں کو آشنا کیا ہے۔ لہٰذا اس مقالے کے ذریعے ان تمام تلازمات اور الفاظ کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق پہلی مرتبہ سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس طرح یہ مقالہ ''پاکستانی اردو غزل میں صوفیانہ جہتیں'' موضوعاتی و فکری اور اسلوبیاتی سطح پر بعض نئے رجحانات پیدا کرنے کا موجب بنے گا۔

میں نے اس مقالے میں پاکستانی اردو غزل میں صوفیانہ جہات کے تاریخی، تہذیبی اور ادبی سفر کو بتدریج بیان کرنے کے ساتھ ساتھ صوفیانہ جہات کے اردو غزل پر مرتب ہونے والے اَمٹ اثرات، ان کی وقعت اور اہمیت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ علاوہ ازیں قیام پاکستان کے بعد تصوف کے رجحانات نے اردو غزل کی روایت کو جو مربوط اور دائمی شکل عطا کی اس کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ بھی زیرِ نظر مقالے کا حصہ ہے۔

مقالے کی تقسیم کچھ اس طرح ہے کہ باب اول میں صنف غزل کے معانی و مفاہیم، ہیئت اور تاریخی ارتقا کا جائزہ لیا گیا ہے۔ بعد ازاں قیام پاکستان کے بعد سیاسی، معاشرتی، معاشی، تہذیبی اور ادبی منظرنامے میں تبدیلیوں کے زیر اثر پاکستانی اردو غزل کے فنی و فکری زاویے، مختلف ادبی تحاریک کے اثرات اور کثیر رجحانات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

باب دوم میں تصوف کے معانی و مفاہیم کا مفصل جائزہ پیش کرنے کے بعد چند اہم مذاہب اور اقوام میں

تصوف کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس کے بعد اسلامی تصوف کی مختصر تاریخ، ایران اور برصغیر پاک و ہند میں تصوف کے آغاز اور نشوونما پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بعد ازاں تصوف کے موضوعات و اصطلاحات، تصوف کے مقامات اور احوال کا تفصیلی جائزہ، صوفیانہ افکار و نظریات اور شاعری کی مشترک صفات کا بیان، اردو شاعری میں تصوف کی قدیم روایت، میر، سودا اور درد کے عہد زریں میں تصوف کی اہمیت اور اثرات کا تجزیہ، شعرائے کرام کا مختصر احوال اور شعری مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ بعد ازاں آتش و ناسخ کے دور کا مختصر تذکرہ، غالب و مومن کے عہد میں تصوف کے اثرات، ۱۸۵۷ء سے ۱۹۰۰ء تک کے دور کی اصلاحی شاعری کا مختصر حوالہ، بیسویں صدی میں رونما ہونے والی نت نئی تبدیلیاں، علامہ محمد اقبال اور اصغر گونڈوی کے نظریہ تصوف پر طائرانہ نگاہ ڈالی گئی ہے۔

باب سوم میں قیام پاکستان سے لے کر عصر حاضر تک سیاسی، معاشرتی، معاشی، تہذیبی اور ادبی صورت حال کا جائزہ لیا گیا ہے۔ بعد ازاں ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والے شعرا اور مقامی شعرا کا مختصر تذکرہ، سیاسی اور ادبی تحاریک کے اثرات، پاکستان میں تصوف کی ابتدا اور ارتقا، قیام پاکستان کے بعد اردو غزل پر تصوف کے اثرات، پاکستانی غزل کا موضوع بننے والے اہم صوفیانہ نظریات کا جائزہ، صوفیانہ جہات کا فروغ اور شعری مثالیں نمایاں ہیں۔

باب چہارم میں ان اہم پاکستانی غزل گو شعرا کا تعارف اور ان کے کلام کا تجزیہ کیا گیا ہے جو پاکستانی غزل میں صوفیانہ جہات کو فروغ دینے میں بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس حوالے سے شعرا کی زمانی ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ اس باب میں شیر افضل جعفری، تابش دہلوی، راسخ عرفانی، احمد ندیم قاسمی، جعفر طاہر، منیر نیازی، ساغر صدیقی، سلیم احمد، واصف علی واصف شہزاد احمد، سلیم احمد صدیقی، پیر نصیر الدین نصیر اور ڈاکٹر سعادت سعید کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

باب سوم اور چہارم کے مواد کی فراہمی میں بہت دشواری کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ پاکستانی اردو غزل میں تصوف کی روایت پر باقاعدہ تحقیقی کام تاحال سامنے نہیں آیا۔ بعض اوقات تصوف کے کسی ایک پہلو کی سرسری نشاندہی نظر آ جاتی ہے یا مجموعی طور پر شعرا کے کلام کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے اگر ان غزل میں صوفیانہ عناصر موجود ہیں تو ان کا سرسری سا اشارہ مل جاتا ہے مگر صوفیانہ جہات کا باقاعدہ تحقیقی و تنقیدی جائزہ تاحال منظر عام پر نہیں آیا۔ چنانچہ میں نے حتی الوسع محنت اور جدوجہد سے مواد اکٹھا کیا اور ان ابواب کی تکمیل ممکن ہوئی۔

باب پنجم میں پاکستان کی ۶۵ سالہ تاریخ کا مختصر تذکرہ، تصوف اور شاعری کا باہمی رشتہ، پاکستانی غزل پر تصوف کے گہرے، مثبت اور منفی اثرات کا جائزہ اور شعری مثالیں نمایاں ہیں۔ اس کے بعد محاکمہ میں گزشتہ ابواب کی تلخیص اور چند نتائج اخذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اگرچہ میں نے زیر نظر موضوع کو وقیع بنانے میں حتی المقدور کوشش کی ہے تاہم میں تسلیم کرتی ہوں کہ کوئی بھی